سوال

(414) معین نفع کے ساتھ کاروبار میں پسا لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کمپنی جس کے شرکا ہنود ہیں اور اس کمپنی میں سودی معاملات بھی جاری ہیں اور تجارت کا کام بھی ہے ہر ایک کی شاخ جداگانہ ہے اس کمپنی میں جو شخص جس شاخ میں روپیہ دے اس کو کمپنی مذکور منافع معین ایک خاص شرح سے دیتی ہے اور باقی منافع اس روپیہ کا حق المحنت میں کمپنی لیتی ہے اگر کوئی مسلمان تجارتی شاخ کمپنی مذکور میں دے اور منافع کا بشرح معین حصہ ششش ماہی یا سالانہ لیتا رہے تو شرعاً درست ہے یا نہیں؟ جواب مدلل بہ آیت و حدیث یا بہ سند فقہ کے ہونا ضروری ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسؤل عنہا شرعاً درست نہیں ہے، کیونکہ جب کمپنی مذکور روپیہ دینے والے کو منافع معین ایک خاص شرح سے دیتی ہے تو یہ صورت شرکت فی التجارۃ کی نہیں ہوئی، بلکہ قرض کی صورت ہوگی کہ کمپنی مذکور روپیہ لے کر ششش ماہی یا سالانہ ایک خاص شرح سے سود دیتی ہے۔ روپیہ دینے والے کو نفع و نقصان سے کوئی غرض متعلق نہیں۔ الغرض یہ صورت ربا کی صورتوں میں داخل ہے، جو شرعاً قطعی حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ:

وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [البقرۃ: ۲۷۵]

[اور سود کو حرام کیا]

(ہدایۃ کتاب الشرکۃ): ''ولا تجوز الشرکۃ إذا شرط لأحدھما دراھم مسماۃ من الربح، لأنہ شرط یوجب انقطاع الشرکۃ فعساہ لایخرج إلا قدر المسمی لأحدھما، ونظیرہ فی المزارعۃ''[1] انتھی

[ہدایہ کی کتاب الشرکہ میں ہے کہ جب دونوں میں سے ایک کے لیے نفع سے معلوم دراہم کی شرط لگائی جائے تو شرکت جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جو انقطاعِ شرکت کو واجب کرتی ہے، اس لیے کہ شاید اس (شراکت والی تجارت) سے اتنا ہی نفع ہو، جتنا ان میں سے ایک کے لیے مختص کر دیا گیا ہے اور اسی طرح مزارعت میں ہوتا ہے]

(ہدایہ کتاب المزارعۃ): ''ولا تصح المزارعۃ إلا أن یکون الخارج شائعا بینھما تحقیقا لمعنی الشرکۃ، فإن شرط لأحدھما قفزانا مسماۃ فھی باطلۃ، لأن بہ تنقطع الشرکۃ، لأن الأرض عساھا لا تخرج إلا ھذا القدر، وصار کاشتراط دراھم معدودۃ لأحدھما فی المضاربۃ''[2] انتھی

[ہدایہ کی کتاب المزارعہ میں ہے کہ مزارعت صحیح نہیں ہوتی مگر اس طور پر کہ پیداوار دونوں میں معروف ہو، تاکہ شرکت کے معنی متحقق ہوں۔ پس اگر دونوں نے متفق ہو کر ایک

کے لیے کچھ معلوم قفیز شرط لگائے تو مزارعت باطل ہے، کیونکہ ایسی شرط کے ساتھ شرکتِ پیداوار منقطع ہوجائے گی، اس لیے کہ شاید زمین کی پیداوار اسی قدر ہو اور یہ ایسا ہو گیا جیسے مضاربت میں کسی ایک کے لیے معدود درہموں کی شرط لگائی گئی]

(ہدایۃ کتاب المضاربۃ) : ''ومن شرطھا أن یکون الربح بینھما مشاعا لا یستحق أحدھما دراھم مسماۃ من الربح، لأن شرط ذلک یقطع الشرکۃ بینھما، ولا بد منھا کما فی عقد الشرکۃ''[3] انتھی

[ہدایہ کی کتاب المضاربہ میں ہے کہ مضاربت کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ نفع ان دونوں میں مشترک ہو، ان میں سے کوئی بھی نفع میں سے دراہم معلومہ کا مستحق نہ ہو، کیونکہ ایسی شرط لگانا دونوں میں شرکت کو قطع کر دیتا ہے، حالانکہ شرکت لازمی ہے، جیسا کہ عقدِ شرکت میں ہوتا ہے]

---

[1] الھدایۃ (۳/۹)

[2] الھدایۃ (۴/۵۵)

[3] الھدایۃ (۳/۲۰۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:627

محدث فتویٰ